افتتاح کلام

وہ قرآن کریم سامنے کھولے آیات الٰہی کی تلاوت کر رہا تھا۔باپ کمرے میں داخل ہوا، بیٹے کو قرآن پڑھتے دیکھ کر مسکرایا پھر بیٹے سے مخاطب ہوا "بیٹا...... قرآن کو اس طرح پڑھو جس طرح یہ آسمانی صحیفہ تم پر نازل ہوا ہو... تبھی بہتر طور پر اس کے معارف تمہاری سمجھ میں آسکتے ہیں..."

آج ہم اس بچے کو علامہ محمد اقبالؒ مصور پاکستان کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

قرآن کریم انسان کی راہنمائی کے لئے آیا ہے اس کا مخاطب انسان کا دل ہے۔کونسا دل.... کیا گوشت کا وہ لوتھڑا جو انسان کے سینے کے بائیں جانب دھڑکتا ہے...؟ نہیں بلکہ حقیقی انسان.... اصل انسان.... باطنی انسان یعنی انسانی روح.... جس کو قرآن کریم ہمیشہ مخاطب کرتا ہے۔

قرآن کہتا ہے :

اِنَّ فِی ذَالِكَ لَذِكْرٰی لِمَن کَانَ لَهٗ قَلبٌ

بے شک اس کتاب میں ان لوگوں کیلئے یاد دھانیاں ہیں جن کے دل زندہ ہیں۔

روح انسانی ایک ایسا گہرا سمندر ہے جس کی گہرائیوں تک رسائی ناممکن نہیں تو سہل ممتنع ضرور ہے قرآن میں جہاں بھی وحی کا ذکر آیا ہے وہاں نبی کریمؐ کے قلب کا تذکرہ آیا ہے وحی کے تذکرہ میں عقل کی کوئی بات قرآن نہیں کرتا جس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم نے قرآن کریم کو عقلی استدلالات کے ذریعے نہیں بلکہ قلب مبارک کی طہارت کے ذریعے حاصل فرمایا ہے یعنی نبی کریمؐ کا قلب مبارک اپنی بلندی، عظمت اور گہرائی کے حوالے سے اس مقام کا حامل تھا جہاں قرآن کریم کا نزول ممکن ہے۔

سورہ نجم کی آیات

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهوٰی.... سے **مَا كَذَبَ الفؤاد مَارأى** تک کا مطالعہ کیجئے اور ان آیات پر غور و فکر فرمایئے۔یا سورہ تکریم کی قرآن کریم اور وحی کے بارے میں آیات کو دیکھئے اور غور کیجئے اندازہ ہو جائے گا کہ نبی کریم کا قلب مبارک کس مقام اور مرتبے کا حامل تھا۔

قلب انسانی کا تذکیہ اور اس کی طہارت .... اللہ .... خالق دو جہان .... کی ہدایات اور ارشادات کے فہم وادراک کے لئے زمینہ فراہم کرتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے

قَد اَفلَحَ مَن ذَکّٰیھَا وَ قَد خَابَ مَن دَسّٰیھَا

کامیاب وکامران ہوا وہ جس نے اپنے قلب کی تطہیر کی اور خسران میں رہا وہ شخص جس نے اسے آلودہ کیا۔

قرآن کریم روح کی حیات کا ضامن "تقویٰ" کو قرار دیتا ہے اور اس کا ارشاد ہے۔

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہ یَجْعَل لَکُم فُرقَاناً

اگر تم تقویٰ کا راستہ اختیار کرلو تو خداوند کریم تمہارے قلب کو نورانی کردے گا۔

جب "قاری" قرآن کریم کی آیات کی تلاوت اس طرح سے کرتا ہے کہ گویا یہ آیات اسی انسان سے مخاطب ہیں اور اسی کی دنیوی اور اخروی نجات اور فکری، مادی اور معنوی مشکلات کا حل لے کر اتری ہیں تو یقیناً وہ نہ صرف قلبی اطمینان اور سکون پاتا ہے بلکہ اسے ہدایت بھی ملتی ہے اور آیات الٰہی اس پر اثر بھی کرتی ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ روح انسانی کو ایک ایسی فضا اور ماحول میسر ہو جس میں معنویت اور روحانیت موجود ہو۔ اس کے لئے اجتماعی زندگی میں معاشرتی تقویٰ اور طہارت ضروری ہے۔ انسان کی آنکھ کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، سب اس کے ذمے دار ہیں اور روز محشر جوابدہ بھی ہیں۔

لہٰذا معاشرے میں نہ صرف تمام انسانوں کو آپس میں بلکہ انسان کے اعضاء وجوارح کو بھی آپس میں **تَعَاوَنُوا عَلَی البِرِّ وَ التَّقْوٰی وَلاَ تَعَاوَنُوا عَلَی الاِثمِ وَالعُدوان** کے مطابق نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون اور گناہ اور سرکشی کے کاموں میں عدم تعاون کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

المیزان کا بارھواں شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موضوعات کا تنوع اور انتخاب انشاء اللہ آپ کو پسند آئے گا۔ اس بار "ماخوذات" کا باب شامل کیا جارہا ہے اس باب میں مختلف اہل تحقیق شخصیات کی پرانی ایسی تحقیقات کو مختلف جرائد ورسائل سے منتخب کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جو عموماً ہمارے قارئین کی دسترس میں نہیں ہوتیں۔

ماضی کی طرح اپنی رائے سے ہمیں ضرور مطلع فرمایئے اور اپنے رسالہ کو بہتر بنانے میں ہماری راہنمائی کیجئے۔

اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

محمد امین شہیدی

مدیر اعلیٰ